حاشیہ امام رضاؒ

بر

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ

از

قدوۃ المتاخرین فاضل جلیل علامہ نبیل حضرت عبدالحق صاحب محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ

صاحب اشعۃ اللمعات

برصغیر پاک و ہند میں یہ شرف اللہ تعالیٰ نے حضرت علامہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ کے لئے مخصوص فرمادیا تھا کہ اُن کے انفاس قدسیہ سے اس ملک میں علم حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا احیاء ہو چنانچہ آپ نے اس زمانے میں جبکہ معقولات کی گرم بازاری تھی اور منقولات تفسیر و حدیث وغیرہ کی طرف سے لوگ بے اعتنائی برت رہے تھے، احیاء علم حدیث کے لئے اپنی تمام توانائیاں صرف کردیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی اِن مساعی کو قبول فرمایا اور انکی کوششوں سے علم حدیث کا ایک ایسا فیض جاری ہوا جو بفضلہ تعالیٰ آج تک مثمر خیر و برکات ہے اور کتب احادیث کی درس و تدریس کا فیضان جاری و ساری ہے

حضرت علامہ محدث دہلوی قدس اللہ سرہ ۹۵۸ھ میں دار السلطنت دہلی میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی کا نام شیخ سیف الدین تھا، آپ کے اجداد بخارا سے ترک وطن کرکے دہلی میں مقیم ہو گئے تھے اس خاندان کا شمار دہلی کے ارباب فضل و کمال میں ہوتا تھا۔

حضرت شیخ محدث دہلوی اپنے زمانے کے فقیہ محقق، محدث، البقیہ السلف، حجۃ الخلف جامع علوم ظاہری اور باطنی تھے، ابتدائے شعور ہی سے طلب علم اور طاعت الٰہی میں مصروف رہے جیسا کہ آپ نے اخبار الاخیار میں خود تحریر فرمایا ہے، حضرت شیخ محدث دہلویؒ نے دہلی میں بسال ۱۰۵۲ھ بعمر ۹۶ سال انتقال فرمایا "فخر عالم" آپ کی تاریخ وفات ہے۔

"میں تین چار سال کا لڑکا تھا کہ والد ماجد نے اہل حق کی باتیں اس فقیر کے کام جل میں ڈالیں اور تربیت باطنی کو شفقت ظاہری کا ضمیمہ بنایا اور ان باتوں میں سے

مجھ کو بعض خصوصیات وقت، اب تک خزانۂ خیال میں موجود ہیں، جو غرابت سے خالی نہیں ہیں:

بعد ختم قرآن کے میزان یاد کرائی اور مصباح و کافیہ پڑھایا، بارہ سال کا تھا کہ شرح شمسیہ اور شرح عقائد پڑھتا تھا اور پندرہویں سال میں مختصر اور مطول پڑھی۔

(مقدمہ اخبار الاخیار)

بائیس سال کی عمر میں فضیلت و کمال سے فراغ حاصل کیا، عنفوان شباب میں جاذبۂ الٰہی نے زیارت حرمین شریفین کی طرف متوجہ کیا، ایک مدت دراز تک وہاں کے علمائے کبار خصوصاً شیخ عبد الوہاب متقی سے جو حضرت علامہ شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ سے فن حدیث کی تکمیل کی اور سند فراغ حاصل کی اور درس حدیث کی اجازت سے متفتخر ہوئے، اس کے بعد وطن مالوف کو مراجعت کی اور ۵۰ سال تک مسندِ ارشاد و تدریس پر متمکن رہے، آپ کی زندگی کا ہر لمحہ حدیث شریف کے احیاء و نشر و اشاعت میں گزرتا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت محقق دوران، محدث عظیم شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے عامۃ المسلمین کی ایک عظیم خدمت انجام دی اور اپنی تصانیف سے اس عصر کے علمی خزانہ کو معمور فرما دیا۔ اہم تصانیف کی فہرست آپ کے سامنے پیش کرنے سے پہلے میں آپ کی چند اہم ترین تصانیف کا ذکر ضروری خیال کرتا ہوں۔

برصغیر پاک وہند کے سلاطین خلجی، سوری اور اکبر و جہانگیر کے دور میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نگارش پر بہت ہی کم توجہ کی گئی، اس وقت تک فارسی زبان میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی جانے والی کتب معدودے چند ہی تھیں یعنی روضۃ الاحباب، شواہد النبوت اور مدارج النبوت، ان گرانمایہ کتب کے مصنفین کا تعلق اس برصغیر پاک ہند سے نہیں تھا، یہ سب حضرات ایرانی نژاد تھے، حضرت محدث عظیم عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے امتہ مسلمہ کی اس اہم ضرورت کے پیش نظر فارسی زبان میں

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ دو جلدوں میں لکھی اور مدارج النبوّت نام رکھا، فارسی زبان اس وقت کی دفتری اور قومی زبان تھی' فارسی زبان میں مدارج النبوت' بہت ہی بلند پایۂ کتاب ہے میں یہاں "مدارج النبوت" کی ادبی اور تاریخی خصوصیات کو پیش نہیں کر سکونگا، بلکہ مجھے "اشعتہ اللمعات" کے سلسلہ میں کچھ عرض کرنا ہے۔ قارئین کرام! یہ واضح ہو کہ حضرت شیخ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ ایک کثیر التصانیف صاحبِ قلم تھے، حضرت شیخ نے خود اپنی تصانیف کی تفصیل ایک مختصر سے رسالہ میں بیان فرمادی ہیں، حدیث شریف، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، تصوف اور تاریخ اسلام آپ کے موضوعات تھے۔

حدیث شریف کے موضوع پر جیسا کہ میں اس سے قبل عرض کر چکا ہوں آپ کی یہ دو کتابیں بہت مشہور ہیں لمعات:۔ یہ مشکوٰۃ شریف کی عربی زبان میں ایک گرانقدر شرح ہے، جس کو آپ نے اشعتہ اللمعات ہی کے ساتھ شروع کیا تھا اور اشعتہ اللمعات سے قبل اس کا تکملہ ہو گیا، جیسا کہ آپ نے مقدمہ اشعتہ اللمعات میں صراحت کی ہے، آپ کے احباب اور تلامذہ نے اصرار کیا کہ اشعتہ اللمعات کا تکملہ کیا جائے چنانچہ اُن کے اصرار پر آپ نے اس کی تکمیل پر توجہ مبذول فرمائی، اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس شرح اشعتہ اللمعات کو بہت قبولیت عام عطا فرمائی۔ اس کا باعث یہ تھا کہ چونکہ یہ شرح فارسی زبان میں تھی اس لئے عوام وخواص دونوں نے اس سے استفادہ کیا اور آج تک یہ شرح مشہور و معروف ہے اور دستیاب ہے جبکہ لمعات اسی قدر کمیاب ہے اور اتنی مشہور بھی نہیں ہے۔ یہ واضح رہے کہ دسویں اور گیارہویں صدی ہجری میں حدیث شریف میں مشکوٰۃ ہی ایک ایسا مجموعہ حدیث مبارکہ تھا جس کا درس دیا جاتا تھا۔ حدیث شریف کے موضوع پر آپ کی ایک کتاب اور قابل ذکر ہے، یعنی شرح اسماء الرجال بخاری، بخاری کے راویوں کے حالات کو تفصیل سے بیان کیا ہے، یہ کتاب بھی کمیاب ہے۔

سیرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم:۔ سیرت طیبہ پر آپ کی شاہکار تصنیف مدارج النبوّت ہے، یہ دو ضخیم جلدوں میں ہے اور فارسی زبان میں ہے، اشعتہ اللمعات کی طرح، مدارج النبوّت (ہر دو جلد) کو بھی سب سے اول نولکشور پریس لکھنو نے شائع کیا، اب اس کا اردو ترجمہ مدارج النبوّت اردو کے

نام سے مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی نے شائع کیا ہے اور بہت مقبول ہے۔

تاریخ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سیرت ہی کے تحت بیان کیا جاسکتا ہے اگرچہ یہ تاریخ مدینہ ہے، لیکن سیرت طیبہ سے اس کا گہرا اور خاص تعلق ہے اس لئے اسی عنوان کے تحت ہم نے اس کا ذکر مناسب سمجھا اس کتاب کا نام ہے

جذب القلوب الی دیار المحبوب

مدینہ منورہ کی یہ تاریخ بہت ہی گرانقدر کتاب ہے، اس کا بھی اردو میں ترجمہ ہوچکا ہے، مدینہ پبلشنگ کمپنی نے اس کو شائع کیا ہے۔

شرح سفر السعادت

کتاب گراں مایہ سفر السعادت" ان احادیث شریفہ کا مجموعہ ہے جو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات، اعمالِ ذکیہ اور اخلاق و عادات مقدسہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مختص ہیں، سفر السعادت کے مؤلف علامہ دوراں نابغۂ زماں محمد بن یعقوب گازرونی المعروف بہ شیخ مجد الدین شیرازی فیروز آبادی ہیں، چونکہ انھوں نے اپنی اس کتاب میں مسلک ظاہری کی (اصحاب فقہ ظاہری) تائید کی ہے اور مذاہب مجتہدین اربعہ کے خلاف خامہ جنبانی کی ہے اور اپنے مسلک کی ہر جگہ تائید کی ہے اور جہاں جہاں اپنے مسلک کے خلاف پایا ہے، وہاں اس کا رد اور بطلان کیا ہے اور جادۂ اعتدال سے اُن کے قدم ہٹ گئے ہیں، انھوں نے اپنے مسلک (ظاہری) کے خلاف وارده حدیثوں پر کلام کیا ہے اور ان کی صحت پر گفتگو کی ہے، اس بناء پر حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کی شرح پر توجہ کی اور جہاں جہاں مؤلف نے اصحاب ظواہر کے مسلک کی تائید کی ہے ایسے ہر مقام پر حضرت علام وفہام نے دعویٰ کا تحقیقی جائزہ لیا ہے اور ضرورت سمجھی ہے تو اس کا بطلان کیا ہے اور ائمہ مجتہدین کے مذاہب کی تائید کی ہے۔

حضرت محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت" کے مقدمہ میں شرح وبسط کے ساتھ مدلل اور جامع بحث کی ہے اور علامہ فیروز آبادی (صاحب قاموس) کے قول کو رد کرکے حقیقت وصحت کو واضح کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شرح سفر السعادت حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی کی دقتِ نظر،

صلابتِ فکر اور فن حدیث پر ان کی دسترس، ذہن کی گہرائی کا شاہکار ہے اور انصاف پسند طبائع نے ہمیشہ ان کی اس کوشش کو سراہا ہے، صاحب قاموس کا فضل و کمال اپنی جگہ مسلم، لیکن حضرت محدث رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا جو تعقب کیا ہے اور تغلیط کی ہے اور دلائل و براہین سے اپنے دعویٰ کو جس طرح مدلل اور مبرہن کیا کیا ہے وہ قابل داد ہے۔

افسوس کہ اس گرانقدر اور گرانمایہ کتاب (شرح سفر السعادت) کا ابتک اردو میں ترجمہ نہیں ہوا،

شرح اسماء الرجال بخاری یہ کتاب عربی زبان میں ہے اور اس میں حضرت محدث دہلوی رح نے بخاری کے رواۃ یا رجال پر بہت تفصیل سے لکھا ہے،

تصوف: حضرت محدث رحمۃ اللہ علیہ مسلکاً قادری تھے اور حضرت میاں میر قادری لاہوری سے ارادت خاص رکھتے تھے آپ اس سلسلہ میں مجاز و ماذون بھی تھے، حضرت میاں میر قادری رح کے ارشاد پر آپ نے فتوح الغیب کی شرح فارسی زبان میں تحریر فرمائی، آپ کی یہ شرح بھی بہت مقبول ہے، ابھی تک اس شرح کا بھی اردو ترجمہ نہیں ہوا ہے

اخبار الاخیار جیساکہ میں نے عرض کیا ہے، اخبار الاخیار حضرت محدث [illegible] مذاق تصوف کی شاہد ہے، یہ صوفیائے ہند کا ایک معتبر اور وقیع تذکرہ ہے اور [illegible] قادریت کے باعث آپ نے اس تذکرے کو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے تذکرے سے تیمناً شروع کیا ہے اس تذکرے کی زبان فارسی ہے اور اردو میں اس کے متعدد تراجم ہو چکے ہیں، اخبار الاخیار کے علاوہ "زبدۃ الآثار" یہ حضرت قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مبسوط اور ضخیم سوانح حیات کی تلخیص ہے۔

زبدۃ الآثار کا اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے، تصوف پر آپ کی یہی مشہور تصانیف ہیں، تاریخ کے موضوع پر آپ کی ایک ضخیم کتاب "تاریخ حقی" کے نام سے ہے اس تاریخ کا تعلق "تاریخ ملوکیت" سے ہے،

ان کتب مذکورہ کے علاوہ بھی آپ کی متعدد گرانمایہ کتب ہیں، میں نے صرف مشہور و مقبول زمانہ تصانیف کا ذکر کر دیا ہے، کہ تفصیل کا یہاں موقع نہیں تھا۔

منجانب

حواشی اشعۃ اللمعات للشیخ عبد الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ص ۲ قولہ مصنفہ از خوف تدلیس معتبر نیست - این بر طریق محدثان ست ائمۂ ما کتاب الایمان
حقیقت ارسال را قادح ندانند تا باحتمال وخوف او چہ رسد کما نصوا علیہ
فی فصول البدائع وغیرہا من کتبہا

ص ۲ قولہ متصل السند تا منتہی ثابت شدہ باشد - این قید بر رنگ محدثان ہست
نزد ائمۂ حنفیہ وجمہور ائمہ نہ اتصال شرط صحت وصفات نہ انقطاع مورث ضعف ۱۲

ص ۵ قولہ احادیث مستور ومدلس ومرسل - اینہم بر طریق محدثان ست نزد
ائمۂ حنفیہ احادیث مستور ومدلس ومرسل ہمہ مقبول است بے حاجت اعتبار
والجبار کما نصوا علیہ ۱۲

قولہ واگر زیادہ از دو بود مشہور ومستفیض خوانند - این نیز باصطلاح محدثان ہست
نزد ما اینہم آحاد ست ومشہور آنکہ در صدر اول فرد بودہ باز متواتر شد
کما فی مسلم الثبوت وشروحہ ۱۲

قولہ منجبر نگردد مگر حدیث متہم بالکذب نیز در فضائل مقبول ست ۱۲

ص ۷ قولہ در کتب احادیث عدد این خطوط در نظر نیامدہ - اقول قد وقع فی سنن
ابن ماجۃ من حدیث جابر بن عبد اللہ خط خطین عن یمینہ وخط خطین عن یسارہ ۱۲

ص ۷ قولہ وعن عمر بن عوف الانصاری است - الصواب عمرو بن عوف کما فی الترمذی ۱۲

قولہ حاضر شد بدر را وسکونت کرد مدینہ را رض - این مسامحت ست از
حضرت شیخ قدس سرہ العزیز فان راوی ہذا الحدیث عمرو بن عوف بن زید
بن ملحۃ المزنی مات فی خلافۃ الامیر معویۃ والذی شہد بدرا عمرو بن عوف ویقال

عمر الانصاری حلیف بنی عامر بن لوی مات فی خلافۃ امیر المؤمنین عمر رضی الله تعالٰی عنہم کما فی التقریب ولیس لہذا الا حدیث واحد فی ذم النعی کما سیذکرہ الشیخ فی آخر الکتاب صـ۱۷۹ عند ذکر البدریین رضی اللہ تعالٰی عنہم ۱۲

قولہ وعن انس قال۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج فی طلب العلم فہو فی سبیل اللہ حتی یرجع رواہ الترمذی والدارمی وعن سخبرۃ الازدی قال قال رسول اللہ

قو استار چہار و نیم مثقال کہ وزن یک پیسہ است ۱۲ شرح سفر السعادۃ

قولہ چہار سیر و کسری می شود بیک سیر شاہی کم۔ این جا غلطی کاتب ست وصواب آن ست کہ چہار و نیم سیر جہانگیری ست دو سیر شاہی کم زیرا کہ صاع یکصد و شصت سیر شاہی ست و سیر جہانگیری سی و شش سیر شاہی و حسابے کہ در شرح سفر السعادۃ افادہ فرمودہ اند صحیح ست ۱۲

قولہ ونیافتم من این روایت را در صحیحین۔ ولیکن یاد دارم فقیر غفر اللہ لہ کہ این حدیث در مسلم آخر کتاب تیمم مذکور شدہ است ۱۲

۱۵۵ قولہ کہ در غرب خمس از شب باشد پس درین حدیث نیز دلالت است۔ زیرا کہ قمر شب ہلال تقریبا دوازدہ درجہ از شمس دور می باشد و در ہر یوم ولیلہ تقریبا ہمین قدر دور نیز می افزاید پس شام سوم فصل سی و شش درجہ باشد پس غروب قمر را غروب انیقدر درجات از فلک می باید و فلک البروج دائما نیم طالع و نیم غارب ست پس حصہ لیل معتدل یکصد و ہشتاد درجہ است کہ خمس آن سی و شش باشد آنچہ بآن اشارہ فرمودہ پیداست کہ چقدر تخمینا از کثرہ بعیدہ درین حساب راہ یافتہ است ۱۲ کتاب الصلاۃ

۱۵۶ قولہ قال نعم۔ الذی رأیتہ فی ابی داؤد زیادۃ ان شئت بعد نعم ۱۲

۱۶۲ قولہ روایتی است از حنابلہ۔ و علامہ کمال الدین ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ ایراد

بعض اولیا نقل کردہ و ارتضا نمودہ و بہ یحصل العمل بالحدیثین و علیہ عملی و باللہ التوفیق:

قولہ و کلام دریں مقام بسیار است و در شرح اثر اذکر کردہ ایم — و علامہ ابن الہمام شیخ الحنفیۃ الکرام رحمۃ اللہ علیہ تصحیح نمودہ است جواز ذو رفعت خفیفہ راس از اذان مغرب نظرا الی الاحادیث ۱۲

قولہ امام نیز بیرندہ و بردارندہ و برخود گیرندہ است — کہ اگر واجبے ترک شود سجدہ بر ایشان نیست و نماز درست شود ۱۲

قولہ و اشکال تکسیر و علمائے دیگر کہ ازیں عالم است نزد علمائے متقین و مشائخ محققین ہمیں حکم دارد — اقول امام حجۃ الاسلام غزالی و امام فخر رازی و امام اجل شیخ اکبر و امام اجل سیدی ابو الحسن شاذلی و امام اجل سیدی عبد السلام بن مشیش و غیرہم رضی اللہ تعالی عنہم از اکابر ائمہ علم فن تکسیر اند و در وے زنہار چیزے نیست کہ خلاف شریعت مطہرہ بود و جز استعانت باسمار الٰہیہ و کلام او جل و علا و کیفیت بہ کلا و قدوۃ فی الدین و چیزہا کہ احداث در وے زائد و حدوث کردہ از استعانات بجز و مردہ و امثال ذالک پس از فن تکسیر نیست و ماناکہ آنانکہ انکار کردہ اند نظر بہمیں زوائد کردہ اند واللہ تعالی اعلم ۱۲ باز در کتاب مستطاب الدر المکنون والجوہر المصون للشیخ الاکبر رضی اللہ تعالی عنہ دیدم کہ متلقی عظیم الشان آمدہ و رد و گفت او را از سیدنا شیث علیہ الصلاۃ والسلام گرفتہ ام نیز دربارہ سیدنا ہود علیہ الصلاۃ والسلام گفت ہو اول من تکلم فی علم الوفق باز دربارہ سیدنا موسے علیہ الصلاۃ والسلام گفت وضع الوفق المسدس علی ذہب و استخرج بہا تابوت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام من نیل مصر و بذلک امرہ اللہ تعالی باز درباب سیدنا علی کرم اللہ تعالی وجہہ گفت ہو اول من وضع مربع مائۃ فی مائۃ فی الکلام باز امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ را گفت وضع و فقا سداسیا علی عدد حروف

الالف الذی ہو کافی اھ وجہ انیہا ریب را مجالے نیست وللہ الحمد ۱۲

[illegible] قولہ کذا فی شرح مسلم متفق علیہ۔ یعنی المنہاج للامام النووی کما رآیتہ فیہ وکذا فی الارشاد للقسطلانی دہا شافعیان ولکن حکم المسئلۃ ہکذا علی اصولنا الحنفیۃ لانہ محل کثیر ۱۲

[illegible] قولہ رواہ مالک وابوداؤد۔ اقول انما رواہ مالک فی مؤطاہ موقوفا علی ابی ایوب ۱۲

[illegible] قولہ وزیادہ کردہ است در روایتی۔ ہذا عجب فلا اثر لہ فی صحیح مسلم ۱۲

[illegible] قولہ چنانکہ ضان وابل چیست۔ اقول پشم در پارسی موئی میش وشتر ہر دو را عام اما در عربی صوف جز پشم میش را نگویند پشم شتر را وبر بفتحتین نامند قال تعالٰی

ومن اصوافہا واوبارہا واشعارہا اثاثا ومتاعا الی حین

وقد قال الدمیری فی حیوۃ الحیوان ان الصوف لایکون الا للضان ۱۲

[illegible] قولہ متمرد گرد۔ اصلہ متمردی صیغہ فاعل من الامر برای علی زون مفعول کمخوس نقال امرد ری زرب اذا رکبہ عریا فہو لازم وفی صحیح النسائی متمرد ری بشکل المفعول وفی مصحفہ بشکل اسم فاعل فہو علی ہذا متعد ولازم ۱۲ کتاب الجنائز

[illegible] قولہ رواہ ابوداؤد وروی ابن ماجۃ الی قولہ یوم القیمۃ۔ بطولہ اما فی قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان المسئلۃ لاتصلح الخ فرواہ احمد والاربعۃ کلہم عن انس بسند حسن ۱۲

کتاب الزکوۃ

[illegible] قولہ رواہ الترمذی والدارمی۔ وکذا رواہ النسائی فی المجتبی وابن حبان فی الصحیح والحاکم فی المستدرک الصحیح کما فی الحصن الحصین وادخالہ المحدث فی الحصن یدل علی صحتہ علی ما التزمہ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ کتاب فضائل القرآن

[illegible] قولہ بوی تعالٰی در بعض این معانی ومحبت وتر یعنی ثواب مداوین برآن۔ این نسخہ بسیار سقیم است مراجعت نسخۂ دیگر باید کرد دسخہ متعالی ست ازان کہ

هیچ چیزی باو مشابه باشد در چیزی ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم لا اله الا الله
و دو شیئی یوم لقاء الله ۱۲

قوله باقی میمانند متفق علیه - اقول لیس سیاق الحدیث ہکذا عند البخاری ولا عند مسلم بل ہو ملفق من حدیثین رواہما ۱۲

قوله که جماع با زن خود بخیال آن زن کند یا مطلقا اندر آن خیال حسانی کرده - بنظر فقیر این بعضی اگرچه نه زنای فرج است زنای قلب است و استغفر الله لی ولکل مؤمن و مؤمنة ۱۲ و قد شدد والنکیر علی ذلک ابن الحاج فی المدخل ۱۲

قوله فیضع یدیه فی ایدیہم - الذی فی الترغیب یده بالافراد ۱۲

قوله در رشوت بضم و کسر آنچه داده شود برای ابطال حق و اثبات باطل - ہمچنان در مرقاة است تبعا لابن فرشته و این ہمه مخالف تصریحات فروع است راجع الفتح والبزازیة والبحر والخلاصة والطحطاوی والرد المحتار والہندیة فی القضاء والخانیة فی صدر کتاب الدعوی والحدیقة الندیة فی آفات الید ۱۲

قوله رواه ابوداؤد و ابن ماجه - اقول بل رواه الستة کما نص علیه الزیلعی فی تخریج احادیث الہدایة ورواه خ فی الخصومات و فی الشہادات و م فی الاقضیة ۱۲ لکن لم اره بنحوه للنسائی ۱۲

قوله رواه ابوداؤد و عن عبدالله بن انیس - اقول لیس فی النسخة المطبوعة فی دہلی الا الی قوله فتہیأ الکندی یعنی للیمین ۱۲ ثم رأیته موجودا فیہا ایضا فی کتاب الایمان ۱۲

قوله و ہمچنین در حدیث مسلم آمده است که میت میشنود - اقول این حدیث متفق علیه است بخاری نیز او را روایت کرده ۱۲

قوله چنانکه در باب زیارت القبور گذشت - این از سبق خامه است والمذکور فی الفصل الثالث من باب دفن المیت ۱۲

قولہ واگر دروغ گو مید انید شما مرا کتب بنویس۔ ترجمہ خیانۃ می بالبیت اگرچہ شما مرا نسبت بدروغ می کنید ۱۲

قولہ وقد ذکاھا اللہ لبنی آدم۔ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ذکاھا اقول سبحانہ واللہ اعلم ان اللہ تبارک وتعالی اعطاھا من الاحکام ما تعطی دواب البحر بعد الذبح حلالھا وحرمھا فحلال البر یحل تناولہ بعد الذبح وحلال البحر یحل اکلہ من دون الذبح وحرام البر یطھر جلدہ ولحمہ بالذکوۃ ویحل الانتفاع بھا فی غیر الاکل وحرام البحر ثابت لہ ھذا الحکم قبل الذکوۃ ولا شک ان ھذا المعنی نفیا وبعض الالفاظ واخذ ان یجعل تحلیل الاکل لا یصح لغۃ ولا شرعا اذ کم من ذبح لا یحل بہ تناول المذبوح فالمعنی الذی ذکرناہ ھو الصواب ان شاء اللہ تعالی وعلی ھذا لا یکون الحیات باحاص تفصیل بالکول اللحم من دواب البحر وغیرہ کما لا یخفی ھذا ما خطر بالبال واللہ سبحنہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲

قولہ کہ یکی از جنس بود و دیگری از جنس۔ باید دید کہ تعیین جہات از کی آورد چرا جنس ولباس نباشند ۱۲

قولہ اگرچہ در حدیث ہمین ذکر دو طرف داماں است وبس۔ اقول روایۃ ابی داؤد ذہبیت سنت انہا اخرجت جبۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مکفوفۃ الجیب والکمین والفرجین بالدیباج اھ ۱۲

قولہ وحال آنکہ فری حرام است بی خلاف۔ ز ص ۱۳۱ انہ یباح عند بعض العلماء وروی فعلہ عن بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم ۱۲

قولہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب۔ تقدم فی المجلد الاول باب السواک ص ۱۱۳ ان ھذا انما ھو قول البعض ۱۲

قولہ این حدیث را طیبی پس فرق میان راہ راست میشد۔ اقول وانظر الی انہا رضی اللہ تعالی

عنها فعلمت حالة ما كانت تفعل بناصية صلى الله تعالٰى عليه وسلم حين تريد الحج

قوله وبحلال وجمع آن با حنا سرخ آید نجیبه مایل السواد نه سواد - اقول يؤيده ما يأتي عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما بعد حديثين وفيه التصريح بان المراد الجمع بين الحناء والكتم ١٢

قوله از اعمال مثل تبخیر وتلوین - تبخورات خاصه برای کواکب ١٢ ای تلوینه یعلی وغیره بالوان کواکب ١٢

قوله مقطسات نیز مکروه وحرام است نزد اہل دیانت الخ یعنی چون مقصود استعانت بکواکب باشد حرام است ورنه مکروه وترک اولی است که از اعمال سلف نبوده ومناسبتے دارد بافعال آنان هذا غاية ما نفهمه في هذا الكلام وظاهرست که اگر استعانت بکواکب نباشد واہل تجربه صلحا بتجربه خود دانسته باشند که مراعات این امور بمچو مراعات ادوان وتحقیقات کثیره در اوراد مناسب مقصود بتقاضاء الله تعالٰی مرافعت درین حال باکے نیست وہمین محمول باشد آنچه شاه محمد غوث گوالیاری وحضرت شیخ احمد شناوی وغیرهم اجلهٔ اکابر اولیاء کرام کرده اند ودر کتب نفیسه خود ها بمچو جواہر خمسه وشروح آن باوجه بالغ فرموده اند والله تعالٰی اعلم ١٢

قوله که حرف مقصود در آنجا متصورست وانیجا چنین نیست - وهذا الجواب قد بدا لنا من قبل ان اراه ههنا اقول ومع ذلك القائل ان يقول ان نفس التشبه ليس بنص صريح في الجواز كما ان لا تعلموا بن نص صريح في المنع على انها واقعة حال لا عموم لها بخلاف النهي على انه ان كان حديث الشفاء متقدما فمنسوخ وان متاخرا فلا لزم الا التخصيص حقيقة كما رخص النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم للزبير وعبد الرحمٰن رضي الله تعالٰى عنهما في لبس الحرير ولنا وبه سعد في افتسانية بعدما

مخبا ب

نہی عن ذلک فلم یکن فیہ الا تخصیص بعض باشر خص لانسخ الحکم علی الاطلاق علی انہ
مسلم التعارض وجہل التاریخ کما ہو الواقع فالحاظر یقدم علی المبیح علی انہ لو فرض
عدم ورود النہی اصلا لکان حال الزمان حاکما بالنسخ وکم من حکم یختلف باختلاف
الزمان الا تری ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذن للنساء ان یخرجن الی
المساجد وقد کن یخرجن فی عہد الرسالۃ بل قد نہی ان یمنعن ثم لما فسد الزمان
نص الائمۃ بالنسخ ۱۲ باب المصافحۃ

۱۲/۲ قولہ از جہت ورود حدیث صحیح در نہی ازان - ان اراد حدیثا آخر فاللہ اعلم
بہ وان اراد ہذا الحدیث المذکور رواہ الترمذی وابن ماجۃ وحسنہ الترمذی
فانہ لہ العلۃ فان مدارہ علی حنظلۃ السدوسی کما یعلم من المیزان وہو ضعیف
کما فی التقریب ۱۲ باب حفظ اللسان

۱۱/۲ قولہ رواہ البخاری - بل ومسلم ایضا وہو ہو ما یاتی فی لطعان فی حدیث واحد
عندہما اولہ لیس من رجل ادعی لغیر ابیہ الخ ۱۲ باب الریاء والسمعۃ

۲/۲ قولہ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان - قلت ورواہ ابن ماجۃ بلفظ
ان اخوف ما اخاف علی امتی الاشراک باللہ الحدیث ۱۲ کتاب الفتن

۱۵/۲ قولہ والترمذی وابوداؤد - اقول اصل الحدیث الترمذی وابی داؤد ولکن
لیس عندہما لفظ التحدیث فلعلہ عند احمد ۱۲

۱۳/۲ قولہ یاسعی وہفت میال کسر شہای مدت انتظام مہام اسلام ابن سنوات باشد
ای اعلی درجات انتظام ذالاکرہ ما سیاتی وان لم یقم لہم دینہم الخ ۱۲

۱۴/۲ قولہ تنگ میشن بلاد فتنہ - اقول وتواند کہ معنی آن باشد کہ تنگ دین مراد راجز
بلا یعنی قیام او برحسن خود نشں باعث ہرگونہ فتنہ وبلا بودہ باشد ودر حدیث
خلی ازوجہ نقاب را بدست نماند واللہ تعالی اعلم ۱۲

۲/۱۴ قولہ پس بود غذای ایشان در آں روز تسبیح و تقدیس بود - اقول ہمیں معنی متعین نیست تعین او بیکنند حدیثے کہ ابن ماجہ صـ ۳۰۹ از ابو امامہ باہلی مرفوعاً آوردہ و ذکر ایں سال بیش از دجال فرمودہ در آخر اوست قیل فما یعیش الناس فی ذٰلک الزمان قال التہلیل والتکبیر والتسبیح والتحمید ویجری ذٰلک علیہم مجراۃ الطعام اھ پس معنی اول را ساعی نماند ۱۲ باز دیدم کہ قاضی قاری معنی اول را از طیبی آوردہ مستبعد داشت حیث قال والبعد الطیبی رحمہ اللہ وادا د ہو بعید کما قال ۱۲ باز در مسند ابی داؤد طیالسی ہمیں حدیث اسماء رضی اللہ تعالٰی عنہا دیدم کہ نص نیز احتمال ایں تاویل ندارد حیث قال ثم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خرج لبعض حاجتہ فمار واہل البیت یبکون فاخذ بعضادتی الباب ثم قال مہیم قالوا یا رسول اللہ ذکرت الدجال فواللہ ان احدنا لیعجن عجینہ فما یختبزہ حتی نخشی ان نفتتن وانت تقول الاطعمۃ تزداد الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ یکفی المؤمن یومئذ ما یکفی الملئکۃ قالوا فان الملئکۃ لا تاکل ولا تشرب ولکنہا تقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم طعام المؤمنین یومئذ التسبیح فان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ وان یخرج بعدی فاللہ خلیفتی علی کل مسلم اھ ۱۲

۲/۱۵۵ قولہ مال کل ابن آدم یاکلہ التراب - اقول الکل لیس مرادا بل مجموعہ یعنی ان التراب یاکل من ابن آدم جمیع اعضائہ الا عجب الذنب ۱۲

۲/۱۵۶ قولہ خبر یہودی را کہ از توریۃ میداد - رحمک اللہ و رضانک اوے آن بود کہ می گفتند بحث موافقت خبر وی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خبر توریت را کہ آں یہودی داد ۱۲

۲/۱۵۷ قولہ اگرچہ بمقدار یک سنگ اندازہ باشد و در ایں استحباب دفن است و الذی فی الارشاد و مجمع البحار و حاشیہ المصابیح انہ سأل الدنو بحیث یکون بینہ و بین البیت المقدس رمیۃ بحجر ۱۲ اشعۃ قالوا وانما لم یسأل الدفن بالبیت لنفسہ خشیۃ ان یشتہر

قرہ فبعید لما تالمۃ ذلک ویدالیہ ھ ۱۲

قولہ ہم آدمی از حسن ولطافت آنچہ جمیع شدہ در وی ۔ قلت انما خص الانسان لانہم ہم الذین خلقوا فی احسن تقویم ۱۲

قولہ اگر حدیث وارد در وی صحیح باشد درروایت کردہ شدہ است از ابن عباس ۔ اما صحت چہ معنی خود ہمچگونہ تماسکے ہم ندارد صرح بہ العلماء ۱۲

قولہ شاید بطریق تمسخر وتعریض واستہزا است ۔ اقول بلکہ برین تقدیر مراد ازان است صحابہ کرام باشند وشر بعض اہل فضلاً نیز آمدہ است کحدیث خیر صفوف الرجال اولہا وشرہا آخرہا پس معنے آن باشد کہ اگرچہ در صحابہ بسبب صغر سن فضل کمتر داشتہ باشی اما آن امت بہ تن خیر بود پس توہم خیری ۱۲

قولہ وفات حسن بصری در یکصد ودہ است ۔ اقول ممکن کہ این کلمہ بعد از یک صد ودو گفتہ باشی کہ پس ازان زمانہ صحابہ بالکلیہ منقرض شدہ بود ۱۲

قولہ یا مراد از وجہ در دنیا ست یاد ر آخرت فقط ۔ ہذا تحریف ظاہر لما عند الترمذی فی قول جبریل لہ علیہما الصلاۃ والسلام حسن ارادہ الصورۃ بدہ زوجتک فی الدنیا والآخرۃ ۱۲

قولہ کہ محدثان گفتہ اند کہ صحیح نشدہ در فضائل معاویہ ہیچ حدیثی ۔ محدثان بر اصطلاح خود گفتہ اند ورنہ ترمذی حدیث خود را تحسین کرد وانجا کہ مقام فضائل ست خود حسن نیز در کار نیست ضعاف غیر شدید الضعف نیز بسند ست واگر ہیچ وارد نشود تا آیات واحادیث کہ در فضل عموم صحابہ وعموم اصہار وارد شدہ تا محبت ورنہ چند کسان اند از صحابہ کہ فضائل ایشان نام بنام وارد شدہ ۱۲

قولہ وثابت شدہ است کتابت وحی ۔ حق نبوت کتابت وحی ست کما صرح بہ الامام المجتہد الجلیل الملقب بیاقوتۃ العلماء معافی بن عمران ۱۲

قولہ یک حدیث نہ زبود کہ ترسم بر شما شورا ۔ گذشت از وی حدیث ان الدین لیارز الی الحجاز الحدیث ثم الحمری انہ غیرہ فراجعہ ۱۲

مستجاب